B.S Nishat Education

0300-5371884, 0344-5515779, 0512285833

سمسٹر: بہار2020

کورس: اصول تجارت(346) سطح: ایف۔اے

مشق نمبر: 1

سوال نمبر 1 کاروبار کی تعریف بیان کریں۔اس کی خصوصیات اور فرائض و مقاصد بیان کریں۔

جواب: **کاروبار کی تعریف:** کاروبار بنیادی طور پر ایک ایسا مشغلہ ہے جو فرد واحد یا چند شرکا، کی ملکیت ہوتا ہے۔مشغلہ کا حصول صارفین کیلئے پیداکاری اور تقسیم کاری کی خدمات سرانجام دے کر نفع کمانا ہوتا ہے۔پیداکار Producer اور تقسیم کار Distributor کی اس نفع کمانے کی امنگ نے منظم کاروباری مراکز اور اداروں Concerns کو جنم دیا۔اس مشغلہ سے منسلک لوگوں نے وقت کی آواز کے تابع توسیع پسندانہ عزائم کی وجہ سے کاروبار کو ایک ''فن'' کا درجہ دیا ہے۔

کاروبار کی خصوصیات:

کاروبار کی مندرجہ ذیل خصوصیات اہم ہیں:

B.S Nishat Education .0300-5371884

1- **اشیاء و خدمات:** ۔ کاروبار چاہے بڑے پیمانے کا ہو یا چھوٹے پیمانے کا اس میں اشیاء و خدمات کی تیاری اور ان کی خرید و فروخت کا کام کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کیلئے بہت سے کارخانے، بنک، بیمہ کمپنیاں، ڈاکٹرز اور وکیل وغیرہ عمل پیرا ہیں۔

2- **منافع کا حصول:** ۔ کاروبار میں لین دین اور دوسری سرگرمیاں نفع کمانے یا پیدائش دولت کے لئے سرانجام دی جاتی ہیں۔ اگر کسی چیز کو بنانے کا مقصد اسے بیچ کر نفع کمانا نہ ہو تو ایسا کام کاروبار نہیں کہلائے گا۔

3- **خطرے کا عنصر:** ۔ کاروبار اور خطرہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ کاروبار میں کئی خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً اشیاء کا مقابلہ، فیشن میں تبدیلی، اشیاء کا خراب یا چوری ہو جانا یا پھر سیلاب، زلزلے اور آگ وغیرہ سے نقصان کی صورت میں کاروبار کے مالک کو خسارہ بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔

4- **تنظیم:** ۔ کاروبار کے تمام امور اور عوامل میں ربط پیدا کرنا اور انہیں زیادہ سے زیادہ منافع بخش اور کارآمد بنانا اچھی تنظیم کا مرہون منت ہے۔

5- **سرمایہ:** ۔ سرمایہ کاروبار کا بنیادی اور لازمی جزو ہے۔ کوئی شخص سرمائے کے بغیر کاروبار کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ذاتی سرمایہ کم ہونے کی صورت میں بنکوں سے قرض لے کر بھی کاروبار چلایا جاتا ہے۔

6- **روزگار:** ۔ کوئی بھی کاروبار ذریعہ روزگار کے طور پر ہی شروع کیا جاتا ہے۔ یہ مالکان کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگوں کے لئے بھی روزگار کی فراہمی کا باعث بنتا ہے۔ مثلاً ملازمین، ایجنٹس، ٹرانسپورٹرز وغیرہ۔

کاروبار کے فرائض و مقاصد:

1- **منافع کا حصول:** کاروبار کا بنیادی اور اہم مقصد اس سے نفع حاصل کرنا ہے۔ کاروبار کے مالکان زیادہ سے زیادہ نفع کمانے کے لئے کاروبار میں نت نئے طریقے اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی کاروبار نفع دینے کی بجائے مسلسل خسارے میں جا رہا ہو تو اسے ختم کر دیا جاتا ہے۔

2- **معاشرے کی خدمت:** ۔ نفع کمانے کے ساتھ ساتھ کاروبار کا اہم مقصد معاشرے کے لئے مختلف خدمات کی انجام دہی بھی ہے۔ مثلاً معاشرے کے افراد کو ان کی پسند، ذوق اور معیار کے مطابق اپنی ضرورت کی اشیاء دستیاب ہوتی ہیں۔

3- **روزگار کی فراہمی:** ۔ کاروبار روزگار کے بہترین مواقع فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مالکان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی روزگار کی فراہمی کاروبار کے مقاصد میں شامل ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i. سرمایہ دار (مالکان)۔ ii. صنعتی کارکنان۔

iii. ماہرین انجینئرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز، اکاؤنٹنٹ اور وکیل وغیرہ۔

4- **سرمایہ کاری:** ۔ کاروبار کا اہم مقصد ملکی بچتوں کو کارآمد اور نفع بخش طریقے سے استعمال میں لانا ہے۔ کاروبار میں اضافے کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری کے بھی زائد مواقع میسر آتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ اپنی بے کار رقوم کو کاروبار میں لگا کر اسے آمدنی کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔

5- **ملکی مفادات کا تحفظ:** ۔ کئی کاروبار بالخصوص ملکی مفادات کے تحفظ کی خاطر قائم کیے جاتے ہیں جن کی وجہ سے ملک اقتصادی اور دفاعی طور پر مضبوط اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ ایسے کاروبار حکومت اپنی نگرانی میں قائم کرتی ہے۔

سوال نمبر: 2 <u>کامرس کی تعریف کریں اس کی وسعت بھی بیان کریں۔</u>

جواب۔

کامرس یعنی تجارت ایک منظم نظام معیشت اور ریاستی عوامل کو سہارا اور مفاد دینے کا نام ہے تجارت یعنی کامرس کا نظریہ بہت پرانا ہے کامرس کا بنیادی مقصد حاصلات اور ضروریات کے درمیان ربط قائم کر کے آسانیاں پیدا کرنا ہیں۔ تجارت پر جدید صنعت کاری کے اثر کے ساتھ ساتھ کسی ملک کی ذاد تجارت اور تامین کی پالیسی کو سمجھنا از حد ضروری ہے۔ جب کسی ملک میں تجارت خارجہ یعنی ملک میں درآمد ہونے والی اشیاء پر کسی قسم کی کی رکاوٹ یا پابندی عائد نہ کی جائے تو ایسی تجازت کو آزادانہ تجارت کہتے"تامین" کی پالیسی کا مطلب یہ ہے کہ ملکی صنعت کو ترقی دینے کی غرض سے غیر ملکی مصنوعات کی درآمد پر پابندیاں عائد کردی جائیں تاکہ غیر ملکی مصنوعات کی بجائے ملکی مصنوعات کو استعمال میں لایا جائے۔ دور حاضر میں کوئی ایسا ملک میں نہیں جو اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں خود کفیل ہو۔ ہر ملک کو اپنی ضروریات پورا کرنے کے لیی دوسرے ملک کا دست نگر ہونا پڑتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک بھی اس سے نجات حاصل نہیں کرسکتے۔

ملکی پیداوار میں کامرس کی ضرورت۔

اگر کوئی ملک ہمیں ایک جیز اس قیمت سے سستی مہیا کرسکتا ہو جس پر ہم خواسے پیدا کرتے ہیں۔ تو فائدہ اسی میں ہے کہ ہم اس چیز کو اس ملک سے خرید لیں اور اس جیز کے بدلے ایسی چیز برآمد کریں جس کی پیدائش میں ہمیں خود فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک کے وسائل بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ ہم تجارت کے سلسلے میں غیر ممالک سے اپنے تعلقات منقطع کریں۔ آزادانہ تجارت دونوں ممالک کے لیے نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ ہر ملک کو اشیاء کی پیدائش کی طر فتوجہ دینی چاہئیے۔ جن کی پیدائش میں اسے تقابلی برتری حاصل ہو۔ اسی صورت میں ہر ملک اپنے وسائل کو زیادہ موثر طور پر استعمال کرسکتا ہے۔ انگلستان میں آزادانہ تجارت کی بہت زیادہ حمایت کی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے ممالک کی نسبت انگلستان میں صنعتی انقلاب جلد شروع ہوا جس کی بدولت یہاں صنعتوں نے زبردست ترقی کی۔ اپنی مصنوعات کی فروشکاری کے لیے انگلستان کو منڈیوں کی تلاش تھی۔ اس لیے انگلستان کا مفاد اسی بات میں پوشیدہ تھا کہ اسے غیر صنعتی مملاک سے پانی صنعتوں کے لیے ستا خام مال آزادانہ طور پر دستیاب ہوتا رہے۔ اور اس کی اپنی تیار کردہ مصنوعات غیر ملکی منڈیوں میں بلا روک ٹوک فروخت ہوں۔ اسی پالیسی کا سب سے زیادہ نقصان برصغیر ہندوستان کو برداشت کرنا پڑا۔ اور ہماری وہ صنعتیں جو ابتدائی مراحل میں تھیں وہ بھی گھریلو صنعتوں کی شکل میں تھیں یا دستکاروں کی شکل) برطانوی مشینی صنعتوں کو مقابلہ نہ کرسکیں۔ اور بالاخر پیوند زمین ہوگئیں۔

انیسویں صدی میں کچھ مفکرین بین الاقوامی تجارت کا روکاوٹوں کے حامی بنے۔ انہوں نے درآمدی تجارت پر پابندیاں عائد کر کے انگلستان کی سونے کی ذخائر میں اجارہ داری ختم کرنے کی مہم شروع کردی۔ امریکی مفکرین نے تابین کا پالیسی کی تحریک چلائی۔ اوائل میں یہ پالیسی انگلستان میں مقبول نہ ہوسکی۔ لیکن آخر کا 1930ء کے عالمی معاشی بحران کے بعد مجبوراً انگلستان کی آزادانہ تجارت کی پالیسی ترک کرنی پڑی۔

تجارت کی وسعت اور تحقیق کار۔ ہر صنعت کو ابتداء میں ایک شیر خوار بچے کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر اسے ارتقائی منازل طے کرنے میں خوشگوار ماحول میسر نہ آئے تو وہ نہ ہی اپنے پاؤں پر کھڑا ہوکتا ہے اور نہ ہی وہ خود اپنی حفاظت کرنے کے قابل ہوسکتا ہے۔ اگر بیرونی درآمد پر رکاوٹیں نہ ہوں تو ملک میں کسی بھی نئی صنعت کو قیام مشکل ہے۔ تامین کے حق میں یہ دلیل مفکرین کے نزدیک قابل قبول تھی کہ پاکستان جیسے ملک میں جن مس معاشی ترقی کی کوششیں خاصی دیر کے بعد شروع ہوئی ہیں۔ تابین کی پالیسی اختیار کئے بغیر صنعتیں قائم نہیں کرسکے۔

B.S Nis

B.S Nishat Education
0300-5371884, 0344-5515779, 0512285833

2۔ **صنعتوں میں تنوع پیدا کرنا:** ملک کو غیر ملکی دست نگری اور محتاجی سے بچانے کے لیے ملکی صنعتوں میں تنوع پیدا کرنا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ تامین کی پالیسی کی بدولت نئی صنعتیں پروان چڑھتی ہیں اور ملک اپنی بیشتر ضروریات کے لیے دوسرے ممالک سے درآمدات پر تکیہ نہیں کرتا۔

3۔ **کلیدی صنعتوں کا قیام:** ملک میں معاشی ترقی کے لیے، لوہے، فولاد، اسلحہ سازی اور کیمیاوی اشیاء کی صنعتیں قائم کرنا ضروری ہیں اس سے نہ صرف ملکی معیشت ٹھوس بنیادوں پر قائم ہوگی بلکہ قومی آزادی کی حفاظت اور ملکی دفاع جیسے بنیادی قومی مفاد کو بھی تقویت ملے گی۔

4۔ **خود کفیل معیشت:** اگر آزادانہ تجارت کے نظریہ پر کاربند ہو کہ صرف وہ اشیاء پیدا کرلی جائیں جن کو تقابلی برتری حاصل تو ملکی معیشت بہت کی ضروریات کے لیے دوسرے ممالک کی دست نگر ہو جاتی ہے۔ معاشی نقطۂ نظر سے یہ صورت حال پریشان کن ہے۔ لہذا خود کفیل معیشت قائم کرنے کے لیے تامعین کی پالیسی اختیار کرنا ضرور ہے۔

5۔ **روزگار کے مواقع:** تجارت کی پالیسی کے نقطۂ نظر سے نئی صنعتوں کو قائم کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اور ملکی سرمایہ داری میں اضافہ ہوگا۔ نیز روزگار کے مواقع بھی میسر آئیں گے۔

6۔ **توان حسابات کی اصلاح:** توازن حسابات کی اصلاح کے لیے برآمدات میں اضافہ کرا ضروری ہے اس لیے اندرون ملک زیادہ سے زیادہ صنعتیں قائم کی

سوال نمبر: 3 پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں کامرس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: پاکستان میں کامرس کی اہمیت:

1- <u>اشیاء کی دستیابی</u>:۔ کامرس کی بدولت روزمرہ کے استعمال کی مختلف اشیاء ہر جگہ دستیاب ہوتی ہیں جس کی وجہ سے صارفین انہیں با آسانی خرید سکتے ہیں۔

2- <u>سستی اشیاء</u>:۔ کامرس کی وجہ سے اچھے اور سستے خام مال کی دستیابی کے باعث اشیاء کی لاگت پیدائش کم ہوتی ہے۔ لہذا یہ کم قیمت پر فروخت بھی کی جا سکتی ہیں۔ منڈی میں اشیاء کے مقابلے کی وجہ سے بھی قیمتیں کم ہو جاتی ہیں۔

3- <u>زائد پیداوار سے استفادہ</u>:۔ کامرس کی بدولت زائد پیداوار کو ذخیرہ کرکے یا اسے بیرون ملک فروخت کرکے نہ صرف نقصان سے بچا جا سکتا ہے بلکہ قیمتی زرمبادلہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

4- <u>روزگار میں اضافہ</u>:۔ چونکہ کامرس کی سرگرمیوں میں بہت سے ادارے بھی شامل ہوتے ہیں اس کی وجہ سے کاروبار میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوتا ہے۔

5- <u>کاروبار میں وسعت</u>:۔ کامرس کی وجہ سے کاروباری حضرات کو قرضے، ذرائع نقل وحمل، خام مال، مشینری اور دوسرے ذرائع با آسانی دستیاب ہوتے ہیں جس سے کاروبار کو وسعت دی جا سکتی ہے۔

6- <u>قیمتوں میں استحکام</u>:۔ کامرس کی بدولت اشیاء کو قلت والے علاقوں میں فوری طور پر منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح طلب اور رسد میں توازن کے باعث اشیاء کی قیمتیں یکساں اور مستحکم رہتی ہیں۔

7- <u>اجارہ داری کا خاتمہ</u>:۔ کامرس کی بدولت دوسرے ممالک سے مختلف اشیاء منگوا کر ملکی صنعتوں کی اجارہ داری کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح برآمدات کے ذریعے غیر ملکی اجارہ داری کو بھی کم کیا جا سکتا ہے۔

8- <u>قحط پر قابو</u>:۔ اگر کسی علاقے یا ملک میں قحط کی سی صورتحال پیدا ہو جائے تو دوسرے علاقوں یا ملکوں سے ضرورت کی

اشیاء منگوا کر قحط پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

9- <u>ذرائع کا بہترین استعمال</u>:۔ کامرس کی بدولت اشیاء کی درآمد اور برآمد ممکن ہوتی ہے لہٰذا ہر ملک اپنے ذرائع کو موزوں اشیاء کی تیاری کے لئے استعمال کرتا ہے جس سے پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور لاگت پیدائش کم آتی ہے۔

10- <u>سرمایہ کاری میں اضافہ</u>:۔ چونکہ کامرس کی وجہ سے کاروبار وسیع ہوتا ہے لہٰذا سرمایہ کاری کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ لوگ اپنی بےکار رقوم کو کاروبار میں لگا کر اسے آمدنی کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔

<u>سوال نمبر: 4 واحد ملکیتی کاروبار کی تعریف کریں اور اس کاروبار کو دوسری کاروباری تنظیموں کے مقابلے میں بہتر کیوں سمجھا جاتا ہے۔ تحریر کریں۔</u>

<u>جواب: واحد ملکیتی کاروبار:</u>

ملکیت فرد واحد کاروبار کی ایسی شکل ہے جس میں ایک تنہا شخص کاروبار کا مالک ہوتا ہے۔

B.S Nishat Education .0300-5371884 ,051-228...

کاروبار انتظام وانصرام تنہا تاجر (Sole Trader) ہی کرتا ہے۔ سرمایہ کاری خود کرتا ہے اور نفع و نقصان کا تنہا ہی ذمہ دار ہوتا ہے۔

ملکیت فرد واحد کی خصوصیات:

1- تنہا تاجر اپنے کاروبار کے لیے سرمایہ فراہم کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ سرمایہ کم ہونے کی شکل میں اسے احباب، بینک یا دیگر مالی اداروں کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اس تنظیم کے لئے حاصل کیا ہوا قرض کسی طرح بھی تنظیم کے سرمایہ اثاثہ نہ ہوگا کیونکہ قرض دینے والے ادارے کسی طرح نفع یا نقصان میں شامل نہیں ہوتے۔ شرائط کے تحت واحد تاجر کو قرض ادا کرنا ہوگا۔

2- کاروبار ہمیشہ ایک ہی حالت نہیں رہتا۔ کئی قسم کے حادثات پیش آسکتے ہیں۔ منڈیوں میں اتار چڑھاؤ ہوتا ہے، جس سے نقصان ہونا ایک لازمی امر ہے۔ جو کہ تمام کا تمام تنہا تاجر ہی برداشت کرتا ہے۔

3- کاروبار کی نگرانی کے تمام تر فرائض تنہا تاجر ہی سرانجام دیتا ہے۔ کاروبار اگر وسیع ہو جائے تو مالک ہی منتظم اعلیٰ ہوگا۔ اپنی مدد کے لئے وہ ملازمین رکھ سکتا ہے۔ کاروبار کے متعلق اسے ہر قسم کا فیصلہ خود کرنا ہوتا ہے۔ اس کی مرضی میں کوئی دوسرا آدمی داخل نہیں ہوسکتا۔ جزوی یا کلی کاروبار کے لئے ہر قسم کا لائحہ عمل اسے ہی تیار کرنا پڑتا ہے۔

4- کاروبار کو رواں دواں رکھنے کے لئے اسے خود ہی کامیابی کے راستے تلاش کرنے ہوتے ہیں۔ صارفین کی پسند کو مقدم رکھنا ہوتا ہے تاکہ مال کا نکاس زیادہ سے زیادہ ہو۔

5- اوائل میں کاروبار چھوٹے پیمانے پر ہوتا ہے اور اسے موزوں حالات مل جائیں تو یہی کاروبار وسعت اختیار کر لیتا ہے۔

ملکیت فرد واحد کے فوائد

i- منافع کی واحد ملکیت:

واحد ملکیتی کاروبار میں بلاشرکت غیرے مالک ہی منافع کا استحقاق رکھتا ہے۔ چونکہ وہ کئی ایک مراحل سے گزر کر نفع کمانے کے قابل ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے نفع میں کوئی شریک نہ ہوگا۔

ii- کاروبار کی تشکیل میں آسانی یا سہولت تنظیم:

کاروبار کو شروع کرنے کے لیے کسی قانونی کارروائی کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ نہ ہی کسی قسم کی دستاویز کی تکمیل درکار ہے۔ ایک بیدار مغز آدمی ارادہ کرتے ہی کاروبار شروع کرسکتا ہے۔ پھر اس قسم کی تنظیم میں کاروبار کی کوئی خاص قسم اپنانے میں صرف اپنی ہی مرضی کی ضرورت ہے۔ آغاز میں زیادہ سرمایہ کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ چند کاروبار اس قسم کے ہیں جن میں لائسنس حاصل کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً ادویہ کی فروخت کاری اور اسلحہ کی فروخت وغیرہ۔ انسان خود کوئی پیچیدگی پیدا نہ کرے تو اس میں کوئی چیز سد راہ نہیں بن سکتی۔

iii- کاروبار میں آزادی اور مستعدی:

ملکیت فرد واحد میں کاروبار کا مالک خود مختار ہوتا ہے۔ آخری فیصلہ تک اسے کسی دوسرے شخص سے مشورہ کر لینے کی ضرورت نہیں پڑتی اور اسے کاروبار میں مکمل آزادی حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنی طبیعت یا مرضی کے مطابق اپنے کاروبار کو جاری رکھ سکتا ہے یا کوئی دوسرا کاروبار شروع کرسکتا ہے۔ یہ فیصلے بڑی عجلت سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

iv- ٹیکس کی بچت:

شراکت داری یا مشترک سرمایہ کی کمپنیوں کی طرح اس پر زیادہ ٹیکسوں کا بوجھ نہیں پڑتا۔ زیادہ سے زیادہ اس کو اپنی آمدنی یا جائیداد پر ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

v- ذاتی مفاد اور دلچسپی:

ملکیت فرد واحد کے کاروبار کے مالک کو کام میں پوری پوری دلچسپی ہوتی ہے۔ اگر کاروبار میں اسے نقصان ہو جائے تو کوئی دوسرا آدمی اس کے نقصان میں شریک نہیں ہوگا۔ اس خوف کے پیش نظر تا حد امکان وہ نفع کمانے کی کوشش کرتا ہے جس کی وجہ سے اسے محنت شاقہ کے ذریعے سے اپنی توجہ کو کاروبار پر مرکوز کرنا پڑتا ہے۔ ہر منصوبہ کی تکمیل اس کی اپنی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

vi- قانونی پابندیاں:

کاروبار کے واحد مالک کی حیثیت سے اسے قانونی پابندیوں کا جوا گلے میں نہیں ڈالنا پڑتا جبکہ شراکت داری اور مشترک سرمایہ کی کمپنیوں کو کئی قسم کے قانونی لوازمات پورے کرنے ہوتے ہیں۔

بلاتاخیر فیصلہ:

کاروبار میں بروقت فیصلہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے چونکہ تاجر "مختار کل" ہوتا ہے۔ اس لئے ہر موقع پر عجلت سے فیصلہ کر کے اسے عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ جن تنظیموں میں فیصلہ کرنے والے اشخاص ایک سے زیادہ ہوتے ہیں وہاں اختلاف رائے پیدا ہونے کی وجہ سے فیصلہ میں تاخیر ہونا ایک لازمی امر ہے۔ اس طرح نفع بخش مواقع ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔ تنہا تاجر کو یہ صورت حال پیش نہیں آتی۔

viii- رازداری:

رازداری کاروبار کی جان ہے۔ مال کی تیاری کے خاص گر، کاروبار کی اندرونی حالت، گاہکوں سے معاملات کی نوعیت و کیفیت، موجودہ پیداوار کے اندازے، مستقبل کے منصوبے اور دیگر لوازمات اگر راز میں نہ رہیں تو حریفوں کو ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے۔ تنہا تاجر چونکہ تمام انتظام خود کرتا ہے اس لئے کسی راز کے افشاں ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔

ix- ذاتی کردار:

واحد کاروبار کا مالک اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لیے بہت بڑی ذمہ داری کا ثبوت دیتا ہے، برعکس اس کے کہ زیادہ مالک ایک دوسرے پر ذمہ داری کا بوجھ ڈالتے ہیں۔ اپنے کاروبار کی ساکھ بڑھانے کے لئے ہر ایک سے خوش اسلوبی اور رواداری سے پیش آتا ہے۔ تاکہ لوگ اس کی شخصیت سے متاثر ہو کر خرید و فروخت میں اضافہ کریں اور اس پر اعتبار کریں۔

x- زیادہ نفع کی حصولی:

کاروبار کی ساکھ بڑھ جائے اور گاہکوں کے ساتھ روابط زیادہ ہونے کی وجہ سے خرید و فروخت میں زیادتی ہوگی نتیجہ کے طور پر نفع زیادہ ہوگا۔

xi- کاروبار کی آسان اختتام پذیری:

مالک حسب خواہش بغیر کسی قانونی پابندی کے کاروبار ختم کر سکتا ہے۔ دوسری تنظیموں کی طرح اسے قانونی پابندیوں کو ملحوظ خاطر نہیں رکھنا پڑتا۔

ملکیت فرد واحد کے نقصانات

i- غیر محدود ذمہ داری:

واحد تاجر چونکہ نفع و نقصان کا خود مالک ہوتا ہے لہٰذا نقصان کی صورت میں اسے ادائیگیاں خود ادا کرنا ہوتی ہیں اگر وہ قرض کی تمام رقم ادا نہ کر سکے تو اسے اپنی جائیداد سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔

ii- قرضہ کی اقل ترین فراہمی:

واحد ملکیتی کاروبار چونکہ محدود پیمانہ پر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کو قرضہ حاصل کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ قرضہ کی فراہمی اسی وقت ہو سکتی ہے جب قرض خواہ کو کاروبار کے وسیع پیمانے پر چلنے کی امید ہو۔ ملکیت فرد واحد کے کاروبار میں اسے قرضہ واپس ملنے کی کم توقع ہوتی ہے۔

iii- ذاتی قابلیت پر کامیابی کا انحصار:

چونکہ کاروبار کی اس شکل میں صرف مالک ہی خود مختار ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے فوت ہو جانے پر کاروبار عموماً ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اس کام کو بعد میں سنبھالنے والے اشخاص اس رازداری سے واقف نہیں ہوتے جو کامیابی کی ضمانت تھی۔

iv- ماہرین کی خدمت کا فقدان:

محدود کاروبار اور سرمایہ کی قلت کی وجہ سے مختلف شعبوں میں متعلقہ ماہر نہیں رکھے جا سکتے۔ مثلاً انتظامی امور کے لئے منصرم، حساب و کتاب کے لئے محاسب اور فروخت مال کے لئے فروشکار نایاب ہوتے ہیں۔

B.S Nishat

v- محدود جسامت:

ماہرین فقدان، سرمایہ کی کمی اور قرضہ کی کم فراہمی کی وجہ سے کاروبار کی جسامت کم ہوتی ہے۔ کاروبار میں وسعت کے عناصر مفقود ہوتے ہیں۔ لہذا کاروبار میں اختصار کا پہلو بھی نمایاں رہتا ہے۔ بسا اوقات منافع کے مواقع ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔

vi- محدود استقرار:

مالک کے پاگل، دیوانہ ہو جاتے یا مرجانے پر اس کے ورثاء اس کاروبار کی نگرانی کو جاری نہیں رکھ سکتے کیونکہ کاروبار کو دوبارہ ماہرانہ طور پر سابقہ سطور پر نہیں چلایا جاسکتا۔

vii- تنظیم کاری کی پیچیدگیاں:

اگر کاروبار مائل بہ توسیع ہو تو تنہا تاجر کے لئے تمام مطلوبات پر پورا اترنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ خرید و فروخت، خام مال کی فراہمی، منڈی کی تلاش، مالک کا تنہا اس ایک آدمی کے بس کی بات نہیں ہوتی جس سے کاروبار کی ساکھ ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ گاہکوں کا اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ جس سے کاروبار کو دھچکا لگنے کا احتمال ہوتا ہے۔

viii- ملازمین کی خدمت کا فقدان:

واحد ملکیتی کاروبار میں اگر کوئی بیدار مغز قسم کا ملازم رکھ لیا جائے تو وہ کاروبار میں شراکت داری کا مطالبہ کردے گا۔ اگر اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو تو ملازمت چھوڑ کر خود کاروبار شروع کردے گا۔ جس سے اس کے سابقہ مالک کی کارکردگی مؤثر ثابت نہیں ہوگی۔

سوال نمبر: 5 شراکت کی تعریف کریں نیز اس کی مختلف اقسام اور اس کے خاتمے کے طریقے بیان کریں۔

جواب: شراکت کی تعریف:

قانونِ شراکت داری مجریہ 1932ء میں شراکت داری کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

"شراکت داری دو یا دو سے زائد افراد کے درمیان ایک رشتے کا نام ہے جو کسی ایسے کاروبار کے منافع و نقصان کی ذمہ داری پر رضامند ہو جاتے ہیں، جسے سب مل کر یا کوئی ایک نمائندہ کی حیثیت سے چلائے"

شراکت کی اقسام:

1- **مقررہ مدت کی شراکت:** ۔ مقررہ مدت کی شراکت سے مراد ایسا شراکتی کاروبار ہے جس کی مدت پہلے سے ہی طے کر لی جاتی ہے اور مدت ختم ہونے پر شراکتی کاروبار بھی ختم کر دیا جاتا ہے یعنی خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

2- **مخصوص شراکت:** قانون شراکت داری کے ایکٹ کے سیکشن (8) کے تحت، اگر شراکت کسی مخصوص کاروبار کے لئے قائم کی جائے تو وہ مخصوص شراکت کہلاتی ہے۔ اس شراکت میں مخصوص کاروبار کو کسی دوسرے کاروبار میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

3- **اختیاری شراکت:** ۔ قانون شراکت داری کے ایکٹ کے سیکشن (7) کے تحت، اختیاری شراکت سے مراد ایسا شراکتی کاروبار ہے جس میں پہلے سے مدت کا تعین نہیں کیا جاتا۔ ایسی شراکت کسی مخصوص وقت یا مخصوص مقاصد کے لئے تشکیل نہیں دی جاتی بلکہ یہ شراکت حصہ داروں کی باہمی رضامندی اور اعتماد کی فضا قائم رہنے تک چلتی رہتی ہے۔ اختیاری شراکت ختم کرنے کے لئے کوئی بھی حصہ دار دوسرے حصہ دار کو نوٹس جاری کر سکتا ہے۔ جس دن کسی حصہ دار کو نوٹس مل جائے تو اسی دن سے ہی یہ شراکت ختم ہو جاتی ہے۔

4- **محدود شراکت:** ۔ محدود شراکت کو محدود شراکتی ایکٹ مجریہ 1907ء کے تحت قائم کیا جاتا ہے۔ محدود شراکت میں کم از کم ایک حصہ دار محدود ذمہ داری اور ایک غیر محدود ذمہ داری والا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ محدود ذمہ داری رکھنے والا شخص کاروباری امور میں دخل نہیں دے سکتا لیکن اپنا مشورہ ضرور دے سکتا ہے۔ محدود شراکت کی رجسٹریشن لازمی ہوتی ہے۔ محدود ذمہ داری والا حصہ دار جب چاہے کاروبار کی کتب کا معائنہ کر سکتا ہے لیکن کاروبار ختم کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر سب شرکاء کی ذمہ داری محدود ہو تو ایسی شراکت لمیٹڈ محدود شراکت کہلاتی ہے۔ پاکستان میں اس قسم کی شراکت کا بھی کوئی وجود نہیں ہے۔

B.S Nishat Education
0300-5371884, 0344-5515779, 0512285833

(ب) معاہدہ شراکت داری کی عدم موجودگی میں لاگو ہونے والے قوانین

جواب:۔

شراکتی کاروبار کی تشکیل کے وقت اگر معاہدہ شراکت تحریر نہ کیا گیا ہو تو مندرجہ ذیل قوانین نافذ العمل ہوں گے

شرکاء کا سرمایہ و نفع اور نقصان کی تقسیم تمام شرکا برابر برابر سرمایہ سے کاروبار میں شرکت کریں گے اور نفع و نقصان بھی اسی نسبت سے تقسیم ہوگا۔

سرمایہ پر سود:۔

اگر کوئی شریک مجوزہ حصہ سے زیادہ سرمایہ لا رہا ہو تو اسے زائد سرمایہ پر چھ فیصد کے حساب سے کاروبار کی طرف سے سود ادا کیا جائے گا۔

سود کا عدم استحقاق:۔ طے شدہ سرمایہ کی مقدار لانے پر کوئی شریک بھی کسی قسم کے سود کا حقدار نہ ہوگا۔

مشاہرہ:۔ فرم کے کاروبار میں عملی طور پر ہر شریک حصہ لے سکتا ہے۔ کسی مخصوص طرز کی تفویض پر اسے کسی قسم کا مشاہرہ نہ دیا جائے گا۔

نئے شریک کا داخلہ و اخراج:۔ تمام شرکاء کی رضامندی کے بغیر نہ ہی کوئی شریک کاروبار میں شامل کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی مشمولہ شریک کاروبار سے نکالا جائے گا۔

دفعات میں تبدیلی:۔

نمائندگی شرکاء:

شرکاء کی نمائندگی بحق کاروباری تنظیم ہوگی۔ لیکن دین میں خواہ نفع ہو یا نقصان کوئی شریک ذمہ دار نہ ہوگا۔ اس سے صرف کاروبار ہی متاثر ہوگا۔

بصورت انتقال شریک کاروبار کی تنسیخ:۔ کسی شریک کے انتقال کر جانے کی شکل میں شراکتی کاروبار کی خود بخود تنسیخ ہو جائے گی

شراکتی کاروبار کے حسابات:

حسابات کی کتاب کاروبار کے مقام پر ہی رکھی جائے گی۔ ہر شریک کو جانچ پڑتال کا حق حاصل ہوگا۔

دیگر دفعات:۔

مذکورہ بالا دفعات قانون کے علاوہ اگر کوئی نیا مسئلہ درپیش ہو تو اس کا فیصلہ کثرت رائے سے کیا جائے گا اور اگر اس مسئلہ کا کسی طرح حل نہ ملے اور ہر شریک اپنی اپنی جگہ بضد ہو تو کاروبار کی تنسیخ وقوع پذیر ہوگی۔

B.S Nishat Educa